13- سُوْرَةُ الرَّعْد

آیات : 43 ...... مَكِّيَّةٌ ...... پیراگراف : 3
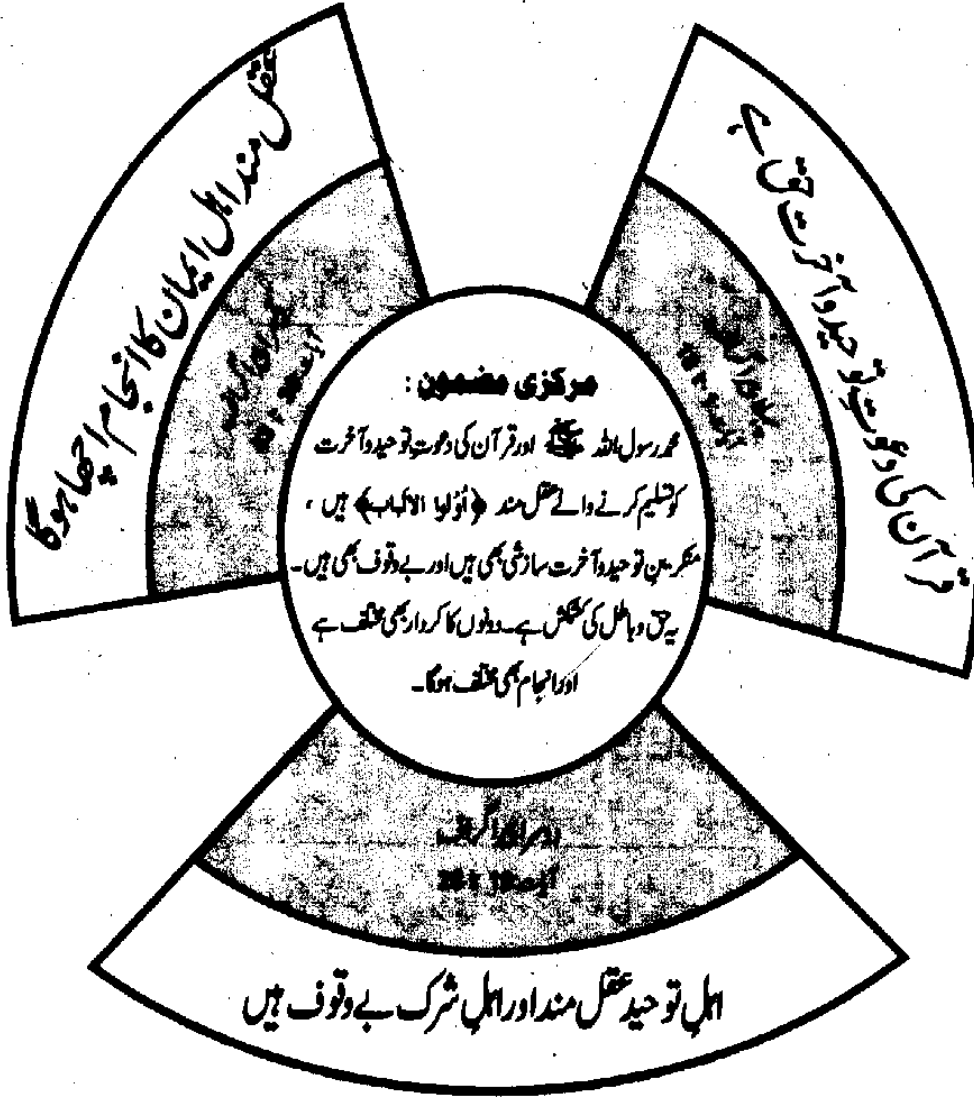
زمانہ نزول:

سورت ﴿ الرَّعد ﴾ رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے آخری دور میں، غالباً سورۃ ﴿ یوسف ﴾ کے بعد، 12 نبوی میں نازل ہوئی، جب رسول اللہ ﷺ کے خلاف بڑی سخت چالیں چلی جارہی تھیں۔ ﴿ مَکْر ﴾ سے کام لیا جارہا تھا (آیات 33، 42)۔ اور مشرکینِ مکہ اپنے شرک (آیت: 33)، انکارِ رسالت (آیت: 43) اور انکارِ آخرت (آیت 2، 5) کے عقیدے پر سختی سے عامل تھے۔ حق و باطل کی کشمکش عروج پر تھی۔ بعض علماء نے اسے مدنی سورت قرار دیا ہے، لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ خالصۃً ایک مکی سورت ہے۔

خصوصیات

سورت ﴿ الــرّعد ﴾ اپنے مخصوص الفاظ، فواصل (قافیوں)، ایجاز اور آفاق و انفس کے محکم دلائل کے لحاظ سے منفرد لب و لہجہ رکھنے والی مکی سورت ہے۔ اس اعتبار سے یہ سورت ﴿ ق ﴾ سے مشابہت رکھتی ہے۔ بلاغت، جامعیت، منفرد اسلوب کے اعتبار سے یہ ایک نہایت پر تاثیر سورت ہے۔

سورۃُ ﴿الرّعد﴾ کا کتابی ربط

1۔ پچھلی سورت ﴿ یــوسف ﴾ میں حضرت یوسفؑ کے ﴿ حق ﴾ پر ہونے پر اور اُن کے مخالفین کے ﴿ باطل ﴾ پر ہونے کا قصہ تھا۔

یہاں سورت ﴿ الــرّعد ﴾ میں حق و باطل کے فرق کو قصے کے بجائے، عقلی اور آفاقی دلائل سے مبرہن کیا گیا ہے۔ توحید حق ہے اور شرک باطل۔

2۔ پچھلی سورت ﴿ یوسف ﴾ کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو ﴿ دعوت الی اللہ علیٰ بصیرۃ ﴾ کہا گیا تھا۔

یہاں سورت ﴿ الــرّعــد ﴾ میں توحید، رسالت اور آخرت تینوں مضامین کے دلائل کی بصیرت، نہایت مؤثر انداز میں نمایاں ہوگئی ہے۔

3۔ اگلی سورت ﴿ ابراہیم ﴾ میں یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ ﴿ شکر ﴾ کے نتیجے ہی میں توحید کے فطری جذبات پھوٹتے ہیں۔ اس سورت میں بھی اور اگلی سورت میں ﴿ اولــوا الالــبــاب ﴾ یعنی عقل مندوں کا ذکر ہے، جو اہلِ توحید ہی ہو سکتے ہیں۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ سورۃ الرعد میں مشرکینِ مکہ پر ﴿ توحیدِ ربوبیت ﴾ کو واضح کر کے ﴿ توحیدِ الوہیت ﴾ اور ﴿ ایمان بالآخرہ ﴾ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

(a) مشرکین کو بتایا گیا کہ اللہ ہی نے آسمانوں کو بلند کیا، سورج اور چاند کو مسخر کیا، وہی مدبّر ہے، لہٰذا اپنے رب سے ﴿ ملاقات پر یقین ﴾ رکھنا چاہیے۔

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ، ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ، وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ، یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ، یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴾ (آیت:2)۔

(b) مشرکین کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی نے زمین کو پھیلا کر اس میں پہاڑ اور دریا رکھ دیے، اسی نے ہر قسم کے پھل پیدا

کیے، وہی دن پر رات طاری کرتا ہے، لہذا عقل سے کام لے کر اس کی ربوبیت اور طاقت کو تسلیم کر کے اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔

﴿ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ، وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ، إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴾ (آیت:3)

(c) مشرکینِ مکہ کو بتایا گیا کہ اللہ تعالی ایک ہی پانی سے سیراب کر کے ایسے پھل اگاتا ہے، جن کا ذائقہ مختلف ہوتا ہے، لہذا ﴿عقل مندوں﴾ کو اس کی ربوبیت، قدرت، حکمت اور کمالات کو تسلیم کر کے اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔

﴿ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ ، يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ، إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴾ (آیت:4)۔

(d) مشرکین سے سوال کیا گیا کہ آسمانوں اور زمین کے نظام کا چلانے والا ﴿ربّ﴾ کون ہے؟ کیا ﴿مِن دُونِ اللّٰہ﴾ نفع اور نقصان کا اختیار رکھتے ہیں؟ کیا اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتا ہے؟ کیا اندھیرے اور اجالا یکساں ہو سکتا ہے؟ ان تمام عقلی دلیلوں کے باوجود کیا یہ لوگ اللہ کے ساتھ ﴿شریک﴾ ٹھہرانا چاہتے ہیں؟ کیا ان مزعومہ شریکوں نے کوئی چیز ﴿تخلیق﴾ کی ہے کہ انہیں شک لاحق ہو گیا ہے؟ غور و فکر پر مجبور کرنے والے ان سوالات کے بعد رسول کریم ﷺ سے کہا گیا کہ وہ اعلان کر دیں کہ اللہ تعالی ہی ہر چیز کا ﴿خالق﴾ ہے اور وہ اکیلا ہی سب پر غالب ہے۔ یہاں اللہ تعالی کے لیے ربوبیت، خالقیت اور اختیار ثابت کر کے ﴿مِن دُونِ اللّٰہ﴾ کی بے بسی ثابت کی گئی ہے اور شرک کا ابطال کر کے توحید کو ثابت کیا گیا ہے۔

﴿ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ؟ قُلِ اللَّهُ ، قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ؟ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ؟ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ؟ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؟ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ (آیت:16)۔

2۔ سورۃ الرعد میں مشرکینِ مکہ پر ﴿توحید قدرت و اختیار﴾ کو واضح کر کے، ﴿توحید الوہیت﴾ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

(a) مشرکین کو بتایا گیا کہ اللہ تعالی ہی برق و باراں کا ذمہ دار ہے۔ وہی کائنات پر پوری گرفت رکھتا ہے۔ صاحبِ اختیار ہے۔

﴿ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴾ (آیت:12)

(b) مشرکین کو بتایا گیا کہ نہ صرف فرشتے بلکہ بجلیوں کی کڑک بھی، اللہ کی حمد کے ساتھ اللہ کی بے عیبی کا اعتراف کرتی

ہے۔وہ صاحبِ اختیار ہے۔زبردست قوت والا ہے، عین اس وقت جب وہ اللہ کے بارے میں جھگڑنے لگتے ہیں،ان پر بجلیاں برسا دیتا ہے۔

﴿ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ ، فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ﴾ (آیت:13)۔

(c) مشرکین کو بتایا گیا کہ رزق کی کشادگی اور تنگی بھی اللہ تعالی کے اختیار میں ہے،انہیں دنیا کی زندگی پر اترانا نہیں چاہیے۔

﴿اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ، وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ، وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴾ (آیت:26)۔

3۔ سورۃ الرعد میں مشرکینِ مکہ پر ﴿توحیدِ علم﴾ کو واضح کر کے ﴿توحیدِ دعا﴾ اور ﴿توحیدِ عبادت﴾ کا مطالبہ کیا گیا ہے

(a) مشرکین پر واضح کیا گیا کہ اللہ کو پکارنا اور اللہ سے دعا کرنا ہی برحق ہے۔﴿مِن دُونِ اللّٰه﴾ دعاؤں کا جواب نہیں دے سکتے،ان کو پکارنا پانی کو پکارنے کے مترادف ہے اور پانی تو چل کر منہ میں آنے سے رہا۔﴿کافروں کی دعائیں﴾ صدا بصحرا ہوتی ہیں۔

﴿لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِينَ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ ﴾ (آیت:14)

(b) مشرکین پر واضح کیا گیا کہ ہر حاملہ کے حمل میں کمی اور زیادتی کا ﴿علم﴾ بھی اللہ تعالی کے پاس ہے،اس کے نزدیک ہر چیز نپی تلی ہے۔

﴿اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴾ (آیت:8)۔

(c) مشرکین پر واضح کیا گیا کہ اللہ تعالی چھپی ہوئی اور ظاہر تمام چیزوں کا جاننے والی بلند مرتبہ عظیم ہستی ہے۔

﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴾ (آیت:9)۔

(d) ﴿توحیدِ علم﴾ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا کہ اللہ تعالی کے لیے انسان کا زور سے پکارنا یا آہستہ پکارنا مساوی حیثیت رکھتا ہے،وہ مخلوق کی طرح نہیں ہے۔اللہ تعالی کے نزدیک دن کی روشنی میں نقل وحرکت کرنے والا اور رات کے اندھیرے میں چھپنے والا برابر ہے (آیت:10)

﴿سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ﴾

4۔ سورۃ الرعد میں مشرکینِ مکہ پر ﴿پہلی فردِ جرم﴾ یہ عائد کی گئی کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ ﴿شریک﴾ ٹھہرا لیے ہیں۔

﴿ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ﴾ (آیات:16اور33)

5۔ سورۃ الرعد میں مشرکینِ مکہ پر ﴿دوسری فردِ جرم﴾ یہ عائد کی گئی کہ وہ ﴿رسالتِ محمدی ﷺ کے منکر﴾ ہیں۔

﴿ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴾ (آیت:43)۔''کافر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول نہیں ہیں۔انہیں جواب دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے اور ان لوگوں کی گواہی بھی، جن کے پاس کتاب کا علم ہے'' (جو عام آدمی اور رسول کا فرق بتا سکتے ہیں)۔

6۔ سورۃ الرعد میں مشرکینِ مکہ پر ﴿تیسری فردِ جرم﴾ یہ عائد کی گئی کہ وہ ﴿منکرِ آخرت﴾ ہیں۔

(a) مشرکین کا یہ اعتراض بھی عجیب ہے، جب وہ کہتے ہیں کہ مٹی ہو جانے کے بعد ہم از سرِ نو کس طرح پیدا کیے جائیں گے؟ ان کی گردنوں میں آباء پرستی کے پھندے ہیں، اس لیے یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے منکر ہیں۔انسانوں کا رب دوسری زندگی پر قادر ہے۔

﴿ وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَإِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ الْأَغْلٰلُ فِيٓ أَعْنَاقِهِمْ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴾ (آیت:5)۔

(b) مشرکین مکہ کے سامنے دلیلیں رکھ کر مطالبہ کیا گیا ہے کہ اب شاید وہ ﴿ لِقَاء ﴾ یعنی ﴿ملاقاتِ رب﴾ پر یقین کر لیں گے۔

﴿ اَللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴾ (آیت:2)۔

7۔ سورۃ الرعد میں ﴿ اَلْحَقّ وَ الْبَاطِل ﴾ یعنی توحید و شرک کے فرق کو نمایاں کیا گیا۔

(a) مشرکین کو ایک تمثیل سے سمجھایا گیا کہ قرآنی فیضان ہر ایک کے لیے عام ہے۔یہ بارش کی طرح ہے، ہر وادی اپنے ظرف کے مطابق اسے قبول کرتی ہے۔جھاگ اڑ جاتا ہے، فائدہ بخش معدنیات پانی میں حل ہو کر زمین کو زرخیز بنا دیتی ہیں۔شرک ﴿باطل﴾ ہے، اڑ جائے گا اور توحید کی فائدہ بخش حقانی دعوت انسانی دلوں کے اندر جڑ پکڑ لے گی۔

﴿أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا، فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا، وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهٗ، كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ، فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً، وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي

الْاَرْضِ ، كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ﴾ (آیت:17)۔

(b) مشرکین سے کہا گیا کہ وہ اندھے اور بے وقوف ہیں، اس لیے اللہ کی طرف نازل کیے گئے ﴿برحق﴾ قرآن پر ایمان نہیں لا رہے ہیں۔ قرآن کی نصیحت کو آنکھ رکھنے والے اہلِ عقل ﴿اُولُوا الالباب﴾ ہی قبول کر سکتے ہیں۔

﴿اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى، اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (آیت:19)۔

(c) توحید دعا کو ﴿حق﴾ اور شرک فی الدعا کو ﴿باطل﴾ قرار دیا گیا۔ ﴿مِن دُونِ اللّٰه﴾ کی حقیقت واضح کی گئی کہ وہ فریاد رسی نہیں کر سکتے۔

﴿لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ﴾ (آیت:14)

8۔ سورۃ الرعد میں مشرکینِ مکہ پر یہ فردِ جرم بھی عائد کی گئی کہ وہ مکروفریب اور سازشوں سے کام لے رہے ہیں۔

(a) مشرکین پر واضح کیا گیا کہ ان کافرین کی سازشیں ﴿مَكْرُهُمْ﴾ اور توحید کے راستے سے ان کا رکنا اور روکنا ان کے لیے خوشنما بنا دیا گیا ہے۔

﴿بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ﴾ (آیت:33)۔

(b) مشرکین پر واضح کیا گیا کہ اسلام کے خلاف ان کا ﴿مَكْر﴾ اور سازشیں نئی نہیں، پچھلی قوموں کے کافر بھی مکروفریب سے کام لیتے رہے ہیں، لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی سازشوں کے مقابلے میں اللہ کی چالیں ﴿الْمَكْرُ﴾ بڑی گہری ہوتی ہیں۔

﴿وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ، فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا﴾ (آیت:42)۔

سورۃُ الرَّعد کا نظمِ جلی

سورۃ ﴿الرَّعد﴾ تین (3) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 18: پہلے پیراگراف میں، قرآن کی دعوتِ توحید، محمد ﷺ کی رسالت اور آخرت کی زندگی کے برحق ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔

- رسول اللہ ﷺ پر نازل کی جانے والی وحی ﴿برحق﴾ ہے۔ ﴿وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ﴾ آفاقی دلائل توحید سے ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ مدبر ہے، جو تمام اوامر کی تدبیر کرتا ہے۔ اور وہی آخرت کو برپا کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

- منکرینِ قیامت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ان دلائل کی روشنی میں اپنے ﴿رب سے ملاقات﴾ کے عقیدے پر ایمان لے آئیں۔ ﴿لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ﴾ (آیت:2) ۔
- آفاقی دلائلِ ربوبیت پیش کر کے ﴿لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ اور ﴿لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾ کے الفاظ کے ذریعے، غور وفکر اور عقل سے کام لینے کا مشورہ دیا گیا۔
- منکرِ آخرت مشرکین کا استدلال تھا کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے کیسے پیدا کیے جا سکتے ہیں؟ انہیں بتایا گیا کہ انہوں نے اپنے پالنے والے رب کی طاقت کا انکار کیا ہے، کیونکہ ان کی گردنوں میں آباء پرستی اور تقلید کے پھندے ہیں۔ ﴿ءَإِذَا كُنَّا تُرَابًا ءَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ، أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ﴾ (آیت:5)

حسّی معجزات کے مطالبے پر انہیں بتایا گیا کہ ان گستاخیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ﴿ذُو مَغْفِرَةٍ﴾ ہے، لیکن وہ ﴿شَدِيدُ الْعِقَاب﴾ بھی ہے۔

- منصبِ رسالت کی وضاحت کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ کا کام معجزات دکھانا نہیں ہے۔ وہ تو ایک ﴿مُنذِر﴾ اور ﴿هَادِي﴾ ہیں۔ ﴿إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ (آیت:7)
- توحیدِ علم کی دلیلیں: پیش کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ ہر مادہ کے رحم کی کمی بیشی کا علم رکھتا ہے۔ اس کے ہاں ہر چیز نپی تلی ہے۔ وہ عالمِ غیب وشہادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو زور سے پکارنا اور آہستہ پکارنا برابر ہے۔ وہ ہر صورت جان لیتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں چھپنے والا اور دن کی روشنی میں چلنے والا اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔

﴿مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ﴾ (آیت:10)

- قوموں کے عروج وزوال کا ضابطہ: بتایا گیا کہ جو قوم اپنے حالات درست کرنا نہیں چاہتی تو اللہ تعالیٰ بھی ان کے حالات نہیں بدلتا ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ (آیت:11)
- شرک فی الدعاء: کی تردید کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ صرف اللہ ہی کو پکارنا برحق ہے

﴿لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ﴾ (آیت:14)

توحید کی عقلی دلیل پیش کر کے ثابت کیا گیا کہ خالق اور مخلوق برابر نہیں ہو سکتے۔ مشرکین سے یہ چبھتا ہوا سوال کیا گیا کہ کیا ﴿شرکاء﴾ یعنی دیگر خداؤں نے اللہ کی طرح کوئی شے تخلیق کی ہے کہ انہیں اشتباہ ہو گیا ہے۔

﴿أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ﴾ (آیت:16)۔

- حق اور باطل: یعنی توحید اور شرک کی وضاحت کے لیے ایک خوب صورت تمثیل پیش کی گئی کہ شرک کا جھاگ اڑ جاتا ہے اور لوگوں کے لیے فائدہ مند عقیدۂ توحید دل کی زمین میں اپنی جڑیں مضبوط کر لیتا ہے۔

﴿كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۔ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ﴾ (آیت:17)

- ﴿حق﴾ کو قبول کرنے والوں کے لیے جنت اور ﴿باطل﴾ کا راستہ اختیار کرنے والوں کے لیے جہنم کی بشارت دی گئی۔

2- آیات 19 تا 29: دوسرے پیراگراف میں، عقل مند ﴿اہلِ توحید﴾ اور بے وقوف ﴿اہلِ شرک﴾ کے درمیان موازنہ ہے۔

مومنین، اہلِ حق، اہلِ توحید اور عقل مند ﴿اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ ہوتے ہیں۔ صاحبِ علم اور صاحبِ بصیرت ہوتے ہیں۔

اس کے برخلاف کافرین اہلِ باطل، اہلِ شرک اور بے وقوف ہوتے ہیں۔ علم سے بے بہرا اور اندھے ہوتے ہیں۔

- مومنین کی صفات: (a) مومنین اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں (b) عہد شکنی اور میثاق شکنی کے جرم کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ﴿الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ﴾ (آیت:20)

(c) صلہ رحمی کرتے ہیں۔ (d) پرودگار سے ڈرتے ہیں۔ (e) آخرت کے بُرے حساب سے ڈرتے ہیں۔

﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ﴾ (f) صابر ہوتے ہیں۔ (g) محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے طلب گار ہوتے ہیں۔

﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ﴾

(h) نماز قائم کرتے ہیں۔ (i) فیاض ہوتے ہیں، اللہ کی راہ میں چھپا کر اور علانیہ خرچ کرتے ہیں۔

﴿وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً﴾

(j) برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ ان کے لیے آخرت کی نعمتیں ہیں۔

﴿يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (آیت:23)

- کافروں کی صفات: اہلِ توحید کی دس (10) صفات کا تذکرے کے بعد دوزخ اور لعنت کے مستحق افراد کی سات (7) صفات گنوائی گئیں۔

(1) میثاق کے بعد اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ ﴿وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ﴾

(2) صلہ رحمی کے بجائے، قطع رحمی سے کام لیتے ہیں۔ ﴿وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ﴾

(3) زمین پر فساد برپا کرتے ہیں، ان پر لعنت ہے اور ان کے لیے برا ٹھکانا ہے۔

﴿وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ﴾ (آیت:25)

(4) دنیا کی زندگی میں مگن رہتے ہیں، جب کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی متاعِ قلیل ہے۔

﴿وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ﴾ (آیت:26)

(5) حسی معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (6) اللہ کی طرف إنابت اختیار نہیں کرتے، اس لیے ہدایت سے محروم

رہتے ہیں۔(7) اللہ کو یاد نہیں کرتے۔

- اس کے برخلاف عقل مند اہلِ ایمان کی مزید دو(2) صفات بیان کی گئیں۔

(11) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور سکونِ قلب پاتے ہیں۔﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون نصیب ہوتا ہے۔(12) نیک عمل کرتے ہیں۔ اِن کا انجام اچھا ہوگا۔

3- آیات 30 تا 43 : تیسرے پیراگراف میں، مخالفت، انکار اور سازشوں کے ماحول میں رسول اللہ ﷺ کو دعوت و تبلیغ جاری رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

- رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ پچھلے رسولوں کی طرح آپ پر بھی وحی کی گئی ہے، پچھلی قوموں نے بھی رحمٰن کا انکار کیا لیکن آپ توحید، توکل اور اس کی طرف لوٹنے کا اعلان کیجیے۔

﴿كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ﴾(آیت:30)

- مشرک کافروں کی ضد اور ہٹ دھرمی کا نقشہ کھینچا گیا کہ اگر ایسا قرآن نازل کیا جاتا، جس سے پہاڑ چلنے لگتے، یا جس سے زمین پاش پاش ہو جاتی، یا ایسا قرآن نازل کیا جاتا، جس کی وجہ سے مردے بولنے لگتے، تب بھی یہ ایمان لانے والے نہ تھے۔﴿وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى﴾(آیت:31)

اہلِ ایمان کامیاب ہوں گے اور اہلِ کفر کے لیے آگ ہوگی۔(آیت:35)

اہلِ ایمان نزولِ قرآن پر خوش ہوتے ہیں ﴿يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ﴾ اور اہلِ کفر انکار۔

رسول ﷺ کو توحید پر قائم رہنے اور توحید کی تبلیغ کی ہدایت کی گئی۔(آیت:36)

﴿قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ﴾(آیت:28)

رسول اللہ ﷺ کو کافروں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنے کا حکم دیا گیا۔(آیت:37)

منصبِ رسالت کی وضاحت کی گئی کہ تمام رسول انسان ہوتے ہیں۔ بیوی بچوں والے ہوتے ہیں۔(38)

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً﴾

حسی معجزات کے مطالبے پر وضاحت کی گئی کہ معجزہ رسول کا اختیار نہیں ہوتا اور اللہ کے اذن کے بغیر رونما نہیں ہو سکتا۔﴿وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾(آیت:38)

- رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ کی زندگی ہی میں ان پر عذاب نازل کیا جا سکتا ہے۔ پیغام پہنچانا

رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری ہے اور حساب لینا اللہ کے ذمے ہے۔ ﴿وَإِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ﴾ (آیت:40)

- رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ماضی کے کافروں نے بھی سازشوں سے کام لیا، لیکن اللہ تعالیٰ کے اختیار ہی میں ساری تدبیریں ہیں۔ ﴿وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا﴾ (آیت:42)
- کافروں کے اس اعتراض پر کہ آپ ﷺ رسول نہیں ہیں ﴿لَسْتَ مُرْسَلًا﴾، انہیں بتایا گیا کہ آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔ کتاب کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ ہمیشہ انسانوں ہی کو رسول بنایا گیا ہے۔

﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ (آیت:43)

مرکزی مضمون

محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی دعوتِ توحید و آخرت کو تسلیم کرنے والے عقل مند ﴿أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ ہیں، منکرینِ توحید و آخرت سازشی بھی ہیں اور بے وقوف بھی ہیں۔ یہ حق و باطل کی کشمکش ہے۔ دونوں کا کردار بھی مختلف ہے اور انجام بھی مختلف ہوگا۔ انسان کو رسالتِ محمد ﷺ پر سطحی اعتراضات سے بچ کر، تاریخ رسالت اور منصب رسالت پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔